حلال جانور میں حرام اعضا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

ذبح کے وقت بہنے والا خون بالاتفاق حرام ہے۔اس کے علاوہ حلال جانور کے تمام اعضا و اجزا حلال ہیں، جبکہ احناف کے نزدیک حلال جانور میں سات اجزا حرام ہیں۔

علامہ ابن عابدین حنفی لکھتے ہیں:

اَلْمَكْرُوهُ تَحْرِيمًا مِّنَ الشَّاةِ سَبْعٌ اَلْفَرْجُ وَالْخُصْيَةُ وَالْغُدَّةُ وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ وَالْمَرَارَةُ وَالْمَثَانَةُ وَالذَّكَرُ .

''بکری کے سات اعضا کو کھانا مکروہ تحریمی (حرام) ہے؛۱۔شرمگاہ ۲۔کپورے ۳۔غدود ۴۔دم مسفوح (ذبح کے وقت بہنے والا خون) ۵۔مرارہ (پتہ) ۶۔مثانہ ۷۔اگلی شرمگاہ۔

(العقود الدرية :5/1)

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

''سات چیزیں حلال جانور کی کھانی منع ہیں، ذکر، فرج مادہ، غدود، حرام مغز جو پشت کے مہرہ میں ہوتا ہے، خصیہ، پتہ یعنی مرارہ جو کلیجہ میں تلخ پانی کا ظرف ہے۔''

(تذکرۃ الرشید:174/1)

مولانا احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''حلال جانور کے بعض اجزا حرام ہیں، جیسے خون، پتہ، فرج، خصیہ وغیرہ۔''

(تفسیر نور العرفان، ص547)

یہی بات احمد رضا خان بریلوی صاحب نے بھی کہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ:234/20)

اب احناف کے دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل نمبر ①:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا؛ الْمَرَارَةَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَحْيَاةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْأُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالدَّمَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری سے سات چیزیں ناپسند کرتے تھے؛ ا۔ پتہ ۲۔ مثانہ ۳۔ پچھلی شرمگاہ ۴۔ اگلی شرمگاہ ۵۔ کپورے ۶۔ غدود ۷۔ خون (بوقت ذبح بہتا ہوا۔)''

(المعجم الأوسط للطبراني : 9480)

تبصرہ:

اس کی سند موضوع من گھڑت ہے:

① یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن عباد واسطی ''کذاب ووضاع'' ہے۔

② یحییٰ بن عبدالحمید حمانی جمہور کے ہاں ''ضعیف'' ہے۔

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ.

''جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

③ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بھی جمہور کے ہاں ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

''اکثر محدثین اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔''

(مجمع الزّوائد : 20/2)

دلیل نمبر ②:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا؛ الدَّمَ، وَالْحَيَا، وَالْأُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری سے ان سات اعضا کو ناپسند کرتے تھے: ۱۔ (بوقت ذبح بہنے والا) خون ۲۔ شرمگاہ ۳۔ کپورے ۴۔ غدود ۵۔ اگلی شرمگاہ ۶۔ مثانہ ۷۔ پتہ۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : 8771، السّنن الكبرى للبيهقي : 7/10)

تبصرہ:

یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف اور باطل ہے:

① مرسل ہے۔ مجاہد تابعی براہ راست رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں۔

② واصل بن ابی جمیل ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا شَيْءَ . ”یہ کچھ نہیں ہے۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 30/9، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن شاہین (الضعفاء : 666) اور حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے الضعفاء میں ذکر کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 559/7) کے علاوہ کسی نے اسے ثقہ نہیں کہا۔

حافظ ابن قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاصِلٌ لَّمْ تَثْبُتْ عَدَالَتُهٗ .

”واصل کی عدالت ثابت نہیں۔“

(فيض القدير للمناوي : 100/2)

مجاہد اس روایت کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے موصولا بھی بیان کرتے ہیں۔

(الكامل لابن عدي : 12/5، السنن الكبرى للبيهقي : 710)

لیکن یہ روایت بھی موضوع من گھڑت ہے۔ عمر بن موسی وجیہی باتفاق ائمہ ضعیف منکر الحدیث اور متروک ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ وَصْلُهٗ .

”اس کا موصول ہونا درست نہیں۔“

(السّنن الكبرى للبيهقي : 810)

ثابت ہوا کہ حلال جانور میں سوئے دم مسفوح (بوقت ذبح بہنے والا خون) کے کوئی

چیز حرام نہیں ہے۔ سات اجزا کو حرام کہنے والوں کا نظریہ خطا پر مبنی ہے، کیوں کہ ان کی حرمت پر کوئی ثقہ دلیل موجود نہیں ہو سکی۔

فائدہ:

① اوجھڑی کھانا جائز ہے، احناف مگر اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں:

① مولانا عبدالحئی لکھنوی صاحب فرماتے ہیں:

''اوجھڑی کا کھانا مکروہ ہے۔''

(مجموع الفتاوی : 3/297۔ 298)

② احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اوجھڑی کھانا مکروہ ہے۔''

(ملفوظات:4/358)

② بعض حضرات نے حلال جانور میں 22 چیزیں مکروہ یا حرام قرار دی ہیں۔

گردے کے متعلق مولانا رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں:

''بعض روایات میں گردہ کی کراہت لکھتے ہیں اور کراہت تنزیہ پر حمل کرتے ہیں۔''

(تذکرۃ الرشید:1/174)

ہم کہتے ہیں کہ اوجھڑی اور گردے کے مکروہ ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

''امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ المتوفی 150ھ نے فرمایا: خون تو بحکم قرآن حرام ہے اور باقی چیزیں میں مکروہ سمجھتا ہوں۔''

(فتاویٰ رضویہ:20/234)

یہ امام صاحب سے ثابت نہیں ہوسکی۔

الحاصل:

حلال جانور میں ذبح کے وقت بہنے والے خون کے علاوہ اس کا کوئی بھی عضو حرام یا مکروہ نہیں۔